بسم اللہ الرحمن الرحیم

بُتوں والی آیات

پیش کر کے مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنا

پیشکش: صدائے قلب

18 اکتوبر 2024

آیت نمبر 1۔

ارشاد خداوند کریم ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ ترجمہ: بیشک وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری طرح بندے ہیں تو تم انہیں پکارو پھر اگر تم سچے ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ تمہیں جواب دیں۔

(پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 194)

تفسیر قرطبی میں ہے: "قوله تعالى: (إن الذين تدعون من دون الله عباد أمثالكم) حاجهم في عبادة الأصنام." تدعون" تعبدون" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: "بے شک جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں" میں اللہ تعالیٰ نے بتوں کی عبادت کرنے کے متعلق مشرکین پر حجت قائم فرمائی ہے۔ یہاں "تدعون (تم پکارتے ہو)" سے مراد "تم عبادت کرتے ہو" ہے۔

(تفسیر قرطبی، جلد 7، صفحہ 342، مطبوعہ: دار الکتب المصریۃ القاھرۃ)

اسی میں ہے: "قال ابن عباس: معنى فادعوهم فاعبدوهم" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) "فادعوهم" سے مراد "ان کی عبادت کرو" ہے (یعنی یہاں پکارنا بمعنی عبادت کرنا ہے)۔

(تفسیر قرطبی، جلد 7، صفحہ 342، مطبوعہ: دار الکتب المصریۃ القاھرۃ)

تفسیر ابن کثیر میں ہے: "هذا إنكار من الله على المشركين الذين عبدوا مع الله غيره من الأنداد والأصنام والأوثان، وهي مخلوقة لله مربوبة مصنوعة، لا تملك شيئًا من الأمر ولا تضرّ ولا تنفع، ولا تبصر ولا تنتصر لعابديها، بل هي جماد لا تتحرك ولا تسمع ولا تبصر، وعابدوها أكمل منها بسمعهم وبصرهم وبطشهم" ترجمہ: یہ اللہ پاک کی طرف سے مشرکین پر انکار ہے جنہوں نے اللہ کے ساتھ بتوں اور اصنام وغیرہ دوسروں کو شریک ٹھہرا کر ان کی عبادت کی۔ حالانکہ یہ سب اللہ کی مخلوق ہیں، اس کے زیر فرمان اور اسی کی بنائی ہوئی ہیں، اور ان کے پاس کوئی اختیار نہیں، نہ وہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ ہی فائدہ دے سکتی ہیں۔ نہ وہ دیکھتی ہیں، نہ اپنے عبادت گزاروں کی مدد کر سکتی ہیں، بلکہ یہ بے جان ہیں، حرکت نہیں کرتیں، نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں۔ ان کی عبادت کرنے والے اپنے سننے، دیکھنے اور طاقت رکھنے کی وجہ سے ان سے زیادہ کامل ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر، جلد 4، صفحہ 138-139، مطبوعہ: دار ابن جوزی)

مزید اسی میں ہے: يعني: أن هذه الأصنام لا تسمع دعاء من دعاها، وسواء لديها من دعاها ومن دحاها" ترجمہ: مراد یہ ہے کہ یہ بت ان لوگوں کی دعائیں نہیں سنتے جو انہیں پکارتے ہیں۔ ان کے لیے برابر ہے کہ کوئی انہیں پکارے یا انہیں پھینک دے۔

(تفسیر ابن کثیر، جلد 4، صفحہ 139، مطبوعہ: دار ابن الجوزی)

تفسیر شوکانی میں ہے: "قوله إن الذين تدعون من دون الله عباد أمثالكم أخبرهم سبحانه بأن هؤلاء الذين جعلتموهم آلهة هم عباد لله كما أنتم عباد له مع أنكم أكمل منهم، لأنكم أحياء تنطقون وتمشون وتسمعون وتبصرون، وهذه الأصنام ليست كذلك، ولكنها مثلكم في كونها مملوكة لله مسخرة لأمره" ترجمہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو خبردار کیا کہ جنہیں تم لوگوں نے خدا قرار دیا ہے، وہ بھی اللہ کے بندے (مخلوق) ہیں جیسے تم خود اللہ کے بندے ہو، حالانکہ تم ان سے اکمل ہو، کیونکہ تم زندہ ہو، بات کرتے ہو، چلتے پھرتے ہو، سنتے اور دیکھتے ہو، جبکہ یہ بت ایسی صفات نہیں رکھتے۔ لیکن وہ بھی تمہاری طرح اللہ کے مملوک ہیں اور اس کے حکم کے تابع ہیں۔

(فتح القدیر تفسیر شوکانی، جلد 2، صفحہ 316، مطبوعہ: دار ابن کثیر)

ابن قیم نے اس آیت کے تحت لکھا: "فبين سبحانه أن هذه الأصنام أشباح وصور خالية عن صفات الإلهية، وأن المعنى المعتبر معدوم فيها، وأنها لو دعيت لم تجب؛ فهي صور خالية عن أوصاف ومعان تقتضي عبادتها" ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ یہ بت محض بے جان خیالی جسم اور تصویریں ہیں، جو صفاتِ الوہیت سے بالکل خالی، ان میں وہ سبب و حقیقت ہی مفقود ہے (جس کی بنیاد پر انہیں معبود بنایا جا سکتا ہو)۔ اگر انہیں پکارا جائے تو وہ کوئی جواب نہیں دے سکتے؛ یہ صرف ایسی تصویریں ہیں جو ان اوصاف اور معانی سے خالی ہیں جو ان کی عبادت کا تقاضہ کر سکیں۔

(اعلام الموقعین، جلد 2، صفحہ 270، مطبوعہ: دار ابن الجوزي)

علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلی نے اپنے ترجمہ قرآن میں اس آیت کا ترجمہ یوں فرمایا: "هر آئینه کسانیکه عبادت می کنید ایشان را بجز خدا بندگانند مانند شما پس بخوانید ایشان را وباید که قبول کنند

دعای شما را اگر راست گوهستید" ترجمہ: یقیناً وہ جن کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو، وہ تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں، پس انہیں پکارو تو انہیں تمہاری دعائیں قبول کرنی چاہئیں، اگر تم سچے ہو تو۔

(ترجمہ قرآن از شاہ ولی اللہ، صفحہ 257، مطبوعہ: چاپخانہ قرآن کریم مجمع ملک فھد)

مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اس آیت کا ترجمہ یوں کیا: "واقعی تم خدا کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں۔"

(تفسیر بیان القرآن، جلد2، صفحہ 75، مطبوعہ: مکتبہ رحمانیہ)

اس آیت میں "تدعون من دون اللہ" سے مراد "**بتوں کی عبادت کرنا**" یا "**بتوں کو خدا اقرار دینا**" ہے، اس کی وضاحت تقریباً تفاسیر میں موجود ہے جیسا کہ **تفسیر طبری**، **تفسیر ماتریدی**، **تفسیر سمرقندی**، **تفسیر بسیط**، **تفسیر بغوی**، **التیسیر فی التفسیر**، **تفسیر کشاف**، **ایجاز البیان عن معانی القرآن**، **زاد المیسر لابن جوزی**، **تفسیر کبیر**، **تفسیر بیضاوی**، **تفسیر نسفی**، **تفسیر خازن**، **تفسیر ابن جزی**، **تفسیر البحر المحیط**، **تفسیر نیساپوری**، **تفسیر ایجی**، **تفسیر فتح الرحمن للمقدسی**، **تفسیر ابن کمال پاشا**، **تفسیر ابی سعود**، **تفسیر روح البیان**، **تفسیر مظہری**، **تفسیر آلوسی**، **تفسیر منیز** وغیرہ۔ یہاں تک کہ علامہ شرف الدین طیبی (المتوفی:743ھ) نے اس پر مفسرین کا اتفاق نقل فرمایا: "قوله: (إن الذين تدعون من دون الله عباد أمثالكم)، المراد منهم: الأصنام، بالاتفاق" ترجمہ: آیت مبارکہ "إن الذين تدعون من دون الله عباد أمثالكم" (میں) غیر اللہ سے مراد بالاتفاق اصنام (بت) ہی ہیں۔

(فتوح الغيب في الكشف عن قناع الريب، جلد6، صفحہ 713، مطبوعہ: جائزۃ دبی الدولیۃ للقرآن الکریم)

....

آیت نمبر2۔

ارشادِ ربانی ہے: ﴿وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ﴾ ترجمہ: اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے۔

(پارہ20، سورۃ القصص، آیت88)

تفسیر قرطبی میں ہے: " قوله تعالى: (ولا تدع مع الله إلها آخر) أي لا تعبد معه غيره فإنه لا إله إلا هو. نفي لكل معبود وإثبات لعبادته" ترجمہ: اللہ پاک کا فرمان کہ "اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو" یعنی اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو، کیونکہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ اس میں تمام معبودوں کی نفی اور صرف اللہ کی عبادت کا اثبات ہے۔

(تفسیر قرطبی، جلد 13، صفحہ 322، مطبوعہ: دار الکتب المصریۃ القاھرۃ)

تفسیر ابن کثیر میں ہے: "وقوله: {وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ} أي: لا تليق العبادة إلا له، ولا تنبغي الإلهية إلا لعظمته" ترجمہ: اس آیت سے مراد یہ ہے کہ محض اللہ پاک ہی عبادت کے لائق ہے اور خدا ہونا صرف اسی کی ذاتِ عزوجلال کے شایانِ شان ہے۔

(تفسیر ابن کثیر، جلد6، صفحہ 45، مطبوعہ: دار ابن جوزی)

علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلی نے اپنے ترجمہ قرآن میں اس آیت کا ترجمہ یوں فرمایا: "ومخوان باخدا معبود دیگر را نیست هیچ معبود بحق غیر او " ترجمہ: اور خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو، کیونکہ اس کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں ہے۔

(ترجمہ قرآن از شاہ ولی اللہ، صفحہ 577، مطبوعہ: چاپخانہ قرآن کریم مجمع ملک فھد)

....

آیت نمبر 3۔

ارشادِ ربِ قدوس ہے: ﴿وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ **ترجمہ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو۔**

(پارہ 29، سورۃ الجن، آیت 18)

تفسیر ماتریدی میں ہے: "قوله: "فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللهِ أَحَدًا" أي: لا تشركوا غيره معه في العبادة"

ترجمہ: اللہ پاک کا فرمان: "پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو" یعنی کسی دوسرے کو اس کے ساتھ عبادت میں شریک مت کرو۔

(تفسیر ماتریدی، جلد 10، صفحہ 259، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

تفسیر سمرقندی میں ہے: "يعني: بنيت المساجد، ليعبدوا الله تعالى فيها. فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللهِ أَحَداً يعني: لا تعبدوا أحداً غير الله تعالى" ترجمہ: اس آیت سے مراد یہ ہے کہ مساجد اسی لیے بنائی جاتی ہیں تاکہ ان میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ "پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو" یعنی (ان میں) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو۔

(تفسیر سمرقندی، جلد 3، صفحہ 507، سورۃ الجن تحت آیۃ 18)

تفسیر ابن رجب حنبلی میں ہے: "نزلت في النهي عن أن يشرك بالله في المساجد في عبادته غيره، كما يفعل أهل الكتاب في كنائسهم وبيعهم" ترجمہ: یہ آیت اس بات کی ممانعت کے بارے میں نازل کی گئی کہ مساجد کے اندر اللہ پاک کی عبادت میں کسی اور کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے جیسے کہ اہل کتاب اپنے گرجوں اور کلیساؤں میں کیا کرتے تھے۔

(تفسیر ابن رجب حنبلی، جلد 2، صفحہ 500، دار العاصمۃ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

تفسیر بیضاوی میں ہے: "وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ مختصة به. فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللهِ أَحَداً فلا تعبدوا فيها غيره"

ترجمہ: "اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لیے ہیں" یعنی صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں "تو تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو" یعنی پس تم مساجد میں غیر اللہ کی عبادت نہ کرو۔

(تفسیر بیضاوی، جلد 5، صفحہ 253، دار إحیاء التراث العربی بیروت)

سعودی عرب سے چھپنے والی موجودہ تفسیر **المیسر** میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہا گیا: "وأن المساجد لعبادة الله وحده، فلا تعبدوا فيها غيره" ترجمہ: اور یہ کہ مساجد صرف اللہ کی عبادت کے لیے ہیں، پس ان میں کسی اور کی عبادت نہ کرو۔

(التفسیر المیسر، صفحہ 573، وزارۃ الشئون الاسلامیۃ الدعوۃ والارشاد، المملکۃ السعودیۃ)

علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلی نے اپنے ترجمہ قرآن میں اس آیت کا ترجمہ یوں فرمایا: "و آنکہ مسجدها مخصوص برای خداست پس عبادت مکنید با خدا هیچکس را" ترجمہ: اور یہ کہ مساجد خدا کے لیے مخصوص ہیں، پس ان میں اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔

(ترجمہ قرآن از شاہ ولی اللہ، صفحہ 852، مطبوعہ: چاپخانہ قرآن کریم مجمع ملک فھد)

مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اس آیت کا ترجمہ یوں کیا: "اور جتنے سجدے ہیں وہ سب اللہ کا حق ہیں سو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت مت کرو۔"

(تفسیر بیان القرآن، جلد 3، صفحہ 599، مطبوعہ: مکتبہ رحمانیہ)

....

آیت نمبر4۔

ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

ترجمہ: اور اللہ کے سوا اس کی عبادت نہ کر جو نہ تجھے نفع دے سکے اور نہ تجھے نقصان پہنچا سکے پھر اگر تو ایسا کرے گا تو اس وقت تو ظالموں میں سے ہو گا۔

(پارہ11،سورۃیونس، آیت106)

تفسیر قرطبی، تفسیر بغوی، تفسیر محاسن التاویل، تفسیر ثعلبی، تفسیر جلالین وغیرہ میں ہے:"قوله: "ولا تدع" أي لا تعبد" ترجمہ: فرمان باری تعالی "ولا تدع (اور مت پکار)" سے مراد "لا تعبد (عبادت نہ کر)" ہے۔

(تفسیر قرطبی، جلد 8، صفحہ 388، مطبوعہ: دار الکتب المصریۃ القاھرۃ)

تفسیر سمرقندی میں ہے:"قال تعالى: ولا تدع من دون الله يعني: لا تعبد غير الله" ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور اللہ کے علاوہ کو نہ پکار" یعنی غیر اللہ کی عبادت نہ کر۔

(تفسیر سمرقندی، جلد2، صفحہ135، سورۃ یونس تحت آیۃ106)

تفسیر ماتریدی میں ہے:" لا تعبد من دون اللّٰه ما لا يملك جر المنفعة" ترجمہ: اللہ کے سوا اس کی عبادت نہ کر جو نفع پہنچانے کی کوئی طاقت ہی نہیں رکھتا۔

(تفسیر ماتریدی، جلد6، صفحہ92، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

تفسیر ابن ابی حاتم میں ہے:"عن مجاهد: ما لا ينفعنا ولا يضرنا قال: الأوثان" ترجمہ: مجاہد سے مروی ہے کہ "جو نہ ہمیں نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے" فرمایا: اوثان (یعنی بتوں کے بارے میں ہے)۔

(تفسیر ابن ابی حاتم، جلد6، صفحہ1992، مکتبۃ نزار مصطفی الباز المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

تفسیر ابن عطیہ میں ہے:"وما لا ينفع ولا يضر هو الأصنام والأوثان" ترجمہ:"جو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں" ان سے مراد اصنام اور اوثان (بت) ہیں۔

(تفسیر ابن عطیہ، جلد3، صفحہ147، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اس آیت کا ترجمہ یوں کیا:" اور (یہ حکم ہوا ہے کہ) خدا (کی توحید) کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ (عبادت کرنے کی حالت میں) کوئی نفع نہ پہنچا سکے اور نہ (ترک عبادت کی

حالت میں) کوئی ضرر پہنچا سکے پھر اگر (بالفرض) ایسا کیا (یعنی غیر خدا کی عبادت کی) تو تم اس حالت میں (اللہ کا) حق ضائع کرنے والے ہو جاؤ گے۔"

(تفسیر بیان القرآن ، جلد2، صفحہ 202، مطبوعہ: مکتبہ رحمانیہ)

....

آیت نمبر 5۔

ارشادِ باری ہے: ﴿وَ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ یَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَنۡ لَّا یَسۡتَجِیۡبُ لَہٗۤ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ وَ ہُمۡ عَنۡ دُعَآئِہِمۡ غٰفِلُوۡنَ﴾ ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کی بجائے ان بتوں کی عبادت کرے جو قیامت تک اس کی نہ سنیں گے اور وہ ان کی پوجا سے بے خبر ہیں۔

(پارہ 26، سورۃ الاحقاف، آیت 5)

تفسیر طبری میں ہے: "وإنما هذا توبيخ من الله لهؤلاء المشركين لسوء رأيهم، وقبح اختيارهم في عبادتهم من لا يعقل شيئا ولا يفهم، وتركهم عبادة من جميع ما بهم من نعمته" ترجمہ: یہ (اس آیت میں) اللہ پاک کی طرف سے ان مشرکوں کے لیے زجر و توبیخ ہے، ان کی غلط سوچ اور برے انتخاب پر کہ وہ ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ کچھ سمجھتے ہیں اور نہ ہی کوئی عقل رکھتے ہیں، اور انہوں نے اس ذات کی عبادت کو چھوڑ دیا جس نے انہیں وہ تمام نعمتیں عطا کیں جو ان کے پاس ہیں۔

(تفسیر طبری، جلد 22، صفحہ 95، دار ھجر للطباعۃ والنشر والتوزیع والإعلان القاھرۃ)

تفسیر ابن کثیر میں ہے: "وقوله تبارك وتعالى: {وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللهِ مَنْ لا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعائِهِمْ غافِلُونَ} أي لا أضل ممن يدعو من دون الله أصناما، ويطلب ما لا تستطيعه إلى يوم القيامة، وهي غافلة عما يقول لا تسمع ولا تبصر ولا تبطش، لأنها جماد حجارة صم" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ "اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کی بجائے ان کو پکارتا ہے جو قیامت کے دن تک اسے جواب نہیں دے سکتے، اور وہ ان کی پکار سے غافل ہیں" اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص ان سے بڑھ کر گمراہ نہیں جو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو پکارتے اور ان سے مدد مانگتے ہیں جو روز قیامت تک ان کی (مدد کرنے کی) استطاعت نہیں رکھ سکتے، جو ان کے کہے سے نرے بے خبر ہیں، جو نہ سن سکتے ہیں، نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی ان میں کوئی طاقت ہے کیونکہ وہ تو بے جان و بے حس پتھر ہیں جو سنتے نہیں۔

(تفسیر ابن کثیر، جلد 7، صفحہ 253، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

تفسیر قرطبی، تفسیر بغوی، تفسیر ابن جوزی، تفسیر ہدایہ الی بلوغ النہایہ، تفسیر سمرقندی، تفسیر کشاف، تفسیر البحر المحیط، تفسیر ابن عطیہ، تفسیر رازی، تفسیر ابن جزی، تفسیر مظہری اور **تفسیر جلالین** وغیرہ میں سیاق و سباق کے ساتھ

وضاحت ہے کہ یہاں "**غیر اللہ کو پکارنے سے مراد بتوں کی پوجا کرنا**" ہے، جیسا کہ **تفسیر سمعانی** میں ہے:"والمراد من الآية هو الأصنام، يعني: كيف يعبدون الأصنام؟ ولو دعوهم لم يستجيبوا لهم" ترجمہ: اس آیتِ مبارکہ سے مراد "بت" ہیں، یعنی وہ لوگ بتوں کی عبادت کیسے کر سکتے ہیں؟ حالانکہ اگر وہ ان کو پکاریں بھی تو وہ ان کی پکار کا جواب نہیں دے سکتے۔

(تفسیر السمعانی، جلد 5، صفحہ 149، مطبوعہ: دار الوطن، الریاض)

آیت نمبر 6۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ﴾ **ترجمہ: اور زندہ اور مردے برابر نہیں۔ بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم انہیں سنانے والے نہیں جو قبروں میں پڑے ہیں۔**

(پارہ 22، سورۃ فاطر، آیت 22)

آیت میں "زندہ" سے مراد مؤمن ہیں کہ ایمان کے سبب ان کے دل زندہ ہیں اور "مردہ" سے مراد کافر ہیں کہ کفر کے سبب ان کے دل مردہ ہیں، پس مفہوم یہ ہوا کہ مؤمن اور کافر برابر نہیں ہیں۔

تفسیر طبری میں ہے:"وقوله: " وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ " يقول: وما يستوى الأحياء القلوب بالإيمان بالله ورسوله، ومعرفة تنزيل الله، ولا الأموات القلوب لغلبة الكفر عليها، حتى صارت لا تعقل عن الله أمره ونهيه، ولا تعرف الهدى من الضلال. وكل هذه أمثال ضربها الله للمؤمن والإيمان، والكافر والكفر" ترجمہ: اور اللہ پاک کا فرمان کہ "اور زندہ اور مردے برابر نہیں ہو سکتے" یعنی وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے اور اللہ پاک کے نازل کردہ کلام کی معرفت رکھنے کے ساتھ زندہ دل ہیں اور وہ جن کے دل کفر کے غلبے کی وجہ سے مردہ ہو چکے ہیں، یہ دونوں برابر نہیں، کیونکہ یہ مردہ دل اللہ کے احکام اور ممنوعات کو نہیں سمجھتے، بلکہ یہ تو ہدایت اور گمراہی (میں فرق) ہی نہیں جانتے۔ یہ تمام مثالیں اللہ پاک نے مؤمن اور ایمان، اور کافر اور کفر کے لیے بیان کی ہیں۔

(تفسیر طبری، جلد 20، صفحہ 457، مطبوعہ: دار ھجر للطباعۃ والنشر والتوزیع والإعلان القاھرۃ)

تفسیر شوکانی میں ہے:"ثم ذكر سبحانه تمثيلا آخر للمؤمن والكافر فقال: وما يستوي الأحياء ولا الأموات فشبه المؤمنين بالأحياء، وشبه الكافرين بالأموات" ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کے لیے ایک اور تمثیل بیان کی: "اور زندہ اور مردے برابر نہیں ہو سکتے" پس اس میں مومنوں کو زندہ لوگوں سے تشبیہ دی، اور کافروں کو مردہ لوگوں سے۔

(تفسیر فتح القدیر، جلد4، صفحہ 397، مطبوعہ: دار ابن کثیر، دمشق)

تفسیر یحی بن سلام، تفسیر ابن ابی زمنین، تفسیر ثعلبی، تفسیر نہایہ الی بلوغ النہایہ، تفسیر ماوردی، تفسیر وجیز، تفسیر بسیط، تفسیر وسیط، تفسیر سمعانی، تفسیر بغوی، تفسیر ابن عطیہ، تفسیر رازی، تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن، تفسیر ابن جزی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر ایجی، تفسیر جلالین، روح البیان، تفسیر مظہری، روح المعانی وغیرہ تفاسیر میں تصریح کی گئی ہے کہ "الأحياء" سے مراد ایمان والے اور "الأموات" سے مراد کافر ہیں۔

"اور تم انہیں سنانے والے نہیں جو قبروں میں پڑے ہیں " آیت کے اس حصے میں کفار کو مردوں سے تشبیہ دی گئی کہ جس طرح مردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اٹھاسکتے اور نصیحت قبول نہیں کر سکتے، بدانجام کفار کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ہدایت و نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

یہاں قبروں میں پڑے ہوؤں سے مراد "کافر "ہیں، جیسا کہ **تفسیر ماتریدی** میں ہے:"قوله: "وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ" إنما أراد به الكافر" ترجمہ: اللہ پاک کے فرمان "اور تم انہیں سنانے والے نہیں جو قبروں میں پڑے ہیں "سے مراد محض کافر ہیں۔

(تفسیر ماتریدی، جلد8، صفحہ 481، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ بیروت)

تفسیر ابن کثیر میں ہے:"وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ" أي: كما لا ينتفع الأموات بعد موتهم وصيرورتهم إلى قبورهم وهم كفار بالهداية والدعوة إليها، كذلك هؤلاء المشركون الذي كتب عليهم الشقاوة لا حيلة لك فيهم ولا تستطيع هدايتهم" ترجمہ: "اور تم نہیں سنانے والے اُنہیں جو قبروں میں پڑے ہیں" یعنی: جس طرح مرنے اور دفن ہو جانے کے بعد حالتِ کفر میں مرنے والے مردے ہدایت

اور دعوت وارشاد سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے، اسی طرح یہ مشرکین ہیں کہ جن کے لیے بدبختی و گمراہی لکھ دی گئی ہے، ان کے متعلق بھی کوئی حیلہ آپ کے کام کا نہیں، اور آپ ان کی ہدایت پر قادر نہیں ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر، جلد 6، صفحہ 306، مطبوعہ: دار ابن جوزی)

تفسیر شوکانی میں ہے: "وما أنت بمسمع من في القبور يعني: الكفار الذين أمات الكفر قلوبهم" ترجمہ: "اور تم نہیں سنانے والے اُنہیں جو قبروں میں پڑے ہیں" مراد وہ کافر ہیں جن کے دلوں کو کفر نے مردہ کر دیا ہے۔

(تفسیر فتح القدیر، جلد 4، صفحہ 397، مطبوعہ: دار ابن کثیر، دمشق)

یہاں قبر والوں سے مراد "کافر" اور "کفر پر اصرار کرنے والے" ہیں، اس کی تصریح **تفسیر سمرقندی**، **تفسیر ابن ابی زمنین**، **تفسیر ثعلبی**، **تفسیر وجیز**، **تفسیر بسیط**، **تفسیر وسیط**، **تفسیر سمعانی**، **تفسیر بغوی**، **تفسیر قرطبی**، **تفسیر خازن**، **تفسیر جلالین**، **تفسیر ابی سعود**، **تفسیر فتح الرحمن**، **تفسیر روح البیان**، **تفسیر مظہری** اور **تفسیر بیضاوی** وغیرہ تقریباً کتب تفاسیر میں موجود ہے۔ پس یہاں مراد یہ ہے کہ یہ کافر بے حس قبر والوں کی طرح ہیں کہ اگر انہیں کوئی نصیحت کی جائے تو وہ اسے سنتے ہی نہیں یعنی اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ اسے قبول ہی نہیں کرتے۔ چنانچہ **تفسیر ابن جزی** میں ہے: "وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ" عبارة عن عدم سماع الكفار للبراهين والمواعظ، فشبههم بالموتى في عدم إحساسهم" ترجمہ: آیت "وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ" اس بات سے عبارت ہے کہ کافر دلائل اور نصیحتوں کو نہیں سنتے، لہٰذا انہیں ان کی بے حسی اور عدم شعور کی وجہ سے مردوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(تفسیر ابن جزی، جلد 2، صفحہ 174، مطبوعہ: شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم بيروت)

ابن قیم نے اس آیت کے متعلق لکھا: "قوله تعالى: ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ﴾ فسياق الآية يدل على أن المراد منها أن الكافر الميت القلب لا تقدر على اسماعه اسماعا ينتفع به كما أن من في القبور لا تقدر على إسماعهم إسماعا ينتفعون به ولم يرد سبحانه أن أصحاب القبور لا يسمعون شيئا البتة كيف وقد أخبر النبي أنهم يسمعون خفق نعال المشيعين وأخبر أن قتلى بدر سمعوا كلامه وخطابه وشرع السلام عليهم بصيغة الخطاب للحاضر الذي يسمع وأخبر أن من سلم على أخيه المؤمن رد عليه السلام "ترجمہ: آیت ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ﴾ کا سیاق وسباق ہی اس بات پر دلالت

کرتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کافر، جس کا دل مردہ ہو چکا ہے، تم اس کو ایسا کچھ سنا نہیں سکتے کہ جس سے وہ فائدہ اٹھا سکے، جس طرح تم قبر میں موجود لوگوں کو ایسا نہیں سنا سکتے کہ جس سے وہ نفع اٹھا سکیں۔ **یہاں اللہ تعالیٰ کی مراد یہ نہیں ہے کہ قبر میں موجود لوگ بالکل کچھ بھی نہیں سنتے**، اور یہ مراد لی کیسے جا سکتی ہے؟ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر دی ہے کہ مردے جنازہ سے واپس جانے والوں کے جوتوں کی آواز (بھی) سنتے ہیں۔ نیز آپ ﷺ نے بتایا کہ بدر کے مقتولین نے آپ کا کلام اور خطاب سنا۔ (مزید یہ کہ) آپ ﷺ نے قبر والوں کو صیغۂ خطاب برائے حاضر کے ساتھ جو کہ (سامنے موجود شخص کو) سنانے کے لیے ہوتا ہے، سلام کرنے کی تعلیم فرمائی۔ نیز اس بات کی بھی خبر دی کہ جب کوئی شخص اپنے مردہ مؤمن بھائی کو سلام کرتا ہے، تو وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

(الروح لابن القیم، صفحہ 45، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ابن قیم ہی نے مزید لکھا: "وحقيقة المعنى أنك لا تستطيع أن تسمع من لم يشأ الله أن يسمعه ان أنت إلا نذير أي إنما جعل الله لك الاستطاعة على الانذار الذي كلفك إياه" ترجمہ: اس آیت کے حقیقی معنی یہ ہیں کہ جنہیں اللہ نہیں چاہتا کہ وہ سنیں، آپ ان لوگوں کو سنانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ تو بس ڈرا سنانے والے ہیں، یعنی اللہ نے آپ کو اس بات کی طاقت دی ہے کہ آپ لوگوں کو ڈر سنا سکیں جس کے آپ مکلف ہیں۔

(الروح لابن القیم، صفحہ 46، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ابن تیمیہ نے لکھا: "قوله: "إنك لا تسمع الموتى" إنما أراد به السماع المعتاد الذي ينفع صاحبه فإن هذا مثل ضرب للكفار والكفار تسمع الصوت لكن لا تسمع سماع قبول بفقه واتباع كما قال تعالى: "وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً" فهكذا الموتى الذين ضرب لهم المثل لا يجب أن ينفى عنهم جميع السماع المعتاد أنواع السماع كما لم ينف ذلك عن الكفار؛ بل قد انتفى عنهم السماع المعتاد الذي ينتفعون به وأما سماع آخر فلا ينفى عنهم وقد ثبت في الصحيحين وغيرهما أن الميت يسمع خفق نعالهم إذا ولوا مدبرين فهذا موافق لهذا فكيف يدفع ذلك؟" ترجمہ: اللہ پاک کے فرمان: "إنك لا تسمع الموتى" میں مراد وہ سماعِ معتاد ہے جو سننے والے کو فائدہ دے،

کیونکہ **یہ مثال کافروں کے لئے بیان کی گئی ہے** حالانکہ کفار آواز سنتے ہیں، لیکن وہ سننا سمجھنے اور سر نگوں کرنے والا نہیں ہوتا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور کافروں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کسی ایسے کو پکارے جو خالی چیخ و پکار کے سوا کچھ نہیں سنتا۔" اسی طرح یہاں مردے کی مثال دی گئی ہے، جو ان سے تمام سماعِ معتاد سننے کی ہر قسم کی نفی کو لازم نہیں جس طرح کہ کفار سے بھی تمام قسم کی سماعت کی نفی نہیں کی گئی، بلکہ ان سے اس سماع معتاد کی نفی کی گئی ہے جس سے وہ فائدہ اٹھا سکیں۔ بہر حال دوسری سماعتیں (دیگر طرح کا سننا) پس ان سے ان کی نفی نہیں کی گئی، (کیونکہ) بلاشبہہ صحیحین اور دیگر کتب احادیث سے ثابت ہے کہ مردہ لوٹ کر جانے والوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب وہ واپس جارہے ہوتے ہیں۔ پس یہ حدیث اس مفہوم سے مطابقت رکھتی ہے، پھر اسے کیسے جھٹلایا جاسکتا ہے؟

(مجموع الفتاوی، جلد 4، صفحہ 298، مطبوعہ: مجمع الملک فھد لطباعۃ المصحف الشریف المدینۃ المنورۃ)

یہ آیت مقدسہ اولیائے کرام کے سننے کے اثبات پر بھی دلالت کرتی ہے، کیونکہ اس آیت میں واضح بیان کیا گیا کہ اللہ جسے چاہتا ہے سناتا ہے۔ چنانچہ **تفسیر بسیط** میں "اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ (بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہتا ہے)" کے تحت ہے: "قال ابن عباس: يسمع أولياءه الذين خلقهم لجنته وعصمهم من الكفر" ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے ان ولیوں کو سناتا ہے جنہیں اُس نے اپنی جنت کے لیے پیدا کیا اور انہیں کفر سے محفوظ رکھا۔

(التفسیر البسیط، جلد 18، صفحہ 417، مطبوعہ: عمادۃ البحث العلمی)

تفسیر قرطبی میں ہے: "اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ" أي يسمع أولياءه الذين خلقهم لجنته" ترجمہ: "بیشک اللہ جسے چاہتا ہے سناتا ہے" یعنی اپنے ان اولیاء کو سناتا ہے جنہیں اُس نے اپنی جنت کے لیے پیدا کیا ہے۔

(تفسیر قرطبی، جلد 14، صفحہ 340، مطبوعہ: دار الکتب المصریۃ القاھرۃ)

تفسیر البستان لابن احنف یمنی (المتوفی: 717ھ) میں ہے: "وَ مَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَ لَا الْاَمْوَاتُ" يعني: المؤمنين والكافرين، "اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ" يعني: يسمع كلامه من يشاء من أوليائه الذين خلقهم لجنته، فيتعظون بذلك ويجيبون" ترجمہ: "اور زندے اور مردے برابر نہیں ہیں" یعنی: مؤمنین اور کافر برابر نہیں ہیں۔ "بیشک اللہ جسے چاہتا ہے سناتا ہے" یعنی: اپنے ان ولیوں کو سناتا ہے جنہیں اُس نے اپنی جنت کے لیے پیدا کیا ہے، پس وہ اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔

(البستان في إعراب مشكلات القرآن، جلد2، صفحہ 197، مطبوعہ: مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات الإسلامية)

تفسیر شوکانی میں ہے: ""إن الله يسمع من يشاء" أن يسمعه من أوليائه الذين خلقهم لجنته ووفقهم لطاعته" ترجمہ: "**بیشک اللہ جسے چاہتا ہے سناتا ہے** "یعنی اپنے اُن اولیاء کو سناتا ہے جو اُس نے اپنی جنت کے لیے پیدا کیے اور جنہیں اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق دی۔

(فتح القدير للشوكاني، جلد4، صفحہ 397، مطبوعہ: دار ابن کثیر دمشق)